سوال

(68)امام کا قراءت کے وقت ترجمہ کا خیال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فتح پور سے ابوسیف ملی خریداری نمبر 2935 لکھتے ہیں کہ اگر امام جہری نمازوں میں کسی بڑی سورت سے چند آیات کی قراءت کرتا ہے تو کیا اسے مضمون اور ترجمہ کا خیال رکھنا چاہیے یا نہیں؟ بعض اوقات امام کسی آیت پر قراءت ختم کردیتا ہے حالانکہ اس آیت کا تعلق آئندہ آیات سے بھی ہوتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں قراءت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول یہی تھا کہ آپ ہر رکعت میں مکمل سورت تلاوت کرتے تھے تاہم سورت کا کچھ حصہ یا بعض آیات بھی کتب حدیث میں مروی ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے کہ دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا، سورتوں کی آخری آیات یا ابتدائی آیات یا سورتوں کو تقدیم وتاخیر سے پڑھنے کا بیان۔ (کتاب الاذان: باب نمبر106)

پھر آپ نے اس عنوان کو ثابت کرنے کے لئے کچھ آثار وروایات پش کی ہیں جو اس مسئلہ کے اثبات کے لئے کافی ہیں، اس لئے نماز میں جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی پابندی نہیں ہے۔ تاہم بہتر ہے کہ اختتام کے وقت مضمون کا خیال رکھا جائے، قرائے کرام اور اہل علم حضرات کے نزدیک قراءت کا مسنون اور پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ ہر آیت کے اختتام پر وقف کیا جائے اور اسے الگ الگ پڑھا جائے۔ فصل ووصل کی اصطلاحات خیر القرون سے بعد کی پیداوار ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قراءت کرتے تو ہر آیت کو علیحدہ علیحدہ پڑھتے۔ (مسند امام احمد ج6 ص203)

بلکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے وقت تمام حروف وکلمات واضح اور علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے۔ (ترمذی: فضائل قرآن 2923)

ایک روایت میں اس کی مزید وضاحت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ پڑھتے تو ٹھہرتے، پھر ﴿الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتے تو پھر ٹھہرتے۔ (ترمذی: القراءت 2927)

ان احادیث کے پش نظر ہم کہتے ہیں کہ مساجد کے قرائے کرام کو کم ازکم ترجمہ قرآن ضرور پڑھے ہونا چاہیے تو آیات کے اختتام کے وقت انھیں پتہ ہو کہ ان کے مابعد آیات سے تعلق ہے یا نہیں۔ تاہم اگر کوئی اس بات کا خیال نہیں رکھتا تو اس سے نماز کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:111